

کے درمیان براہ راست تعلق جوڑنے کی خاطر اعلان نبوت کے بعد نماز کی فرضیت امتہ کی روحانی وحدت اور یگانگت کی طرف اہم قدم تھا (۲۵) قیامت کے بارے میں قرآن کے عقلی دلائل (۲۶) جزاء و سزا کے تصور (۲۷) اور اللہ کی نشانیوں اس کی طاقت اور کاموں کی طرف توجہ دلانے والی آیتوں (۲۸) نے مکہ میں مسلمانوں کے درمیان روحانی اتحاد و یگانگت پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ روحانی یگانگت کے حصول کی خاطر رسول کریم نے عیسائیت کا راستہ اختیار نہیں کیا کہ اپنے پیروکاروں کو ترک دینا، سابق دیتے یا انہیں تارک دنیا بننے پر مجبور کرتے۔ اس ضمن میں قرآن پاک یہ ہدایت مشعل راہ تھی۔

وَ اتَّبِعْ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنُ كَمَا
أَحْسِنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفُسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ .

اور جو کچھ اللہ نے تم کو دیا ہے اس سے آخرت کی بھلائی طلب کرو اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھولو اور جیسی خدا نے تم سے بھلائی کی ہے تم بھی بھلائی کرو اور زمین میں فساد پھیلانے کے طلب گار مت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (۲۹)

لیکن ایک طرف اگر رہبانیت کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے کہ اس سے اتحاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال تھا تو دوسری طرف خالص دینداری اور حب مال کی بھی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ چنانچہ ابتدائی مکی سورتوں میں واضح الفاظ میں قرآن پاک کا ارشاد ہے :

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ، يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ، كَلَّا
لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ

ہر طعنہ دینے والے عیب چننے والے، چغلیور کی خرابی ہے جو مال جمع کرتا اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہو گا۔ ہرگز نہیں وہ ضرور جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا۔ (۳۰)

آنحضرتؐ نے اپنے طرز عمل سے اسلام کے ابتدائی دور میں جب کہ مخالفین کے ہاں اس کا نام لینا بھی جرم سمجھا جاتا تھا اپنے ارد گرد لوگوں کی ایک خاصی تعداد جمع کی اور ان قرآنی ہدایات کی روشنی میں جو وقتاً فوقتاً نازل ہوتی رہیں اور جن میں سے چند ایک کا حوالہ اوپر دیا گیا، مسلمانوں میں وحدت فکر پیدا کی۔ مسلم امتہ میں یگانگت و ہم آہنگی پیدا کرنے کی غرض سے آپ نے ہجرت سے قبل مکہ میں بھی مواخات قائم کی تھی (۳۱) جس کے دور رس سماجی، معاشی اور سیاسی نتائج برآمد ہوئے تھے۔